عالم تھا اُس کا جائزہ لیا گیا ہے۔ باقی سات ابواب میں مسکویہ کے فلسفۂ اخلاق کی ما بعد الطبیعاتی بنیادوں یعنی خدا، عقل، روح، عالم اور انسان پر گفتگو کرنے کے بعد اس فلسفہ کے اجزائے ترکیبی مثلاً سعادت، اور فضائلِ اخلاق۔ مثلاً شجاعت۔ عفت۔ حکمت۔ عدالت اور ان فضائل کو کیوں کر حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ان سب پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ فردی اخلاق کے ساتھ آخر میں سوسائٹی اور ریاست کے زیرِ عنوان اجتماعی اخلاق پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ صرف اسی قدر نہیں بلکہ لائق مقالہ نگار قدیم وجدید فلسفۂ اخلاق کے ساتھ اسلامی فلسفۂ اخلاق کا تقابلی مطالعہ بھی کرتے چلے گئے ہیں۔ مقالہ بڑی محنت اور تلاش وجستجو سے مرتب کیا گیا ہے اور اپنے خاص نقطۂ نظر کے باعث اخلاقیات سے متعلق انگریزی زبان کے موجودہ لٹریچر میں ایک خاصّہ کی چیز ہے۔ امید ہے اربابِ علم اس کی قدر کریں گے۔

ISLAM IN AFRICA از پروفیسر محمود بریلوی۔ تقطیع کلاں۔

ضخامت ساڑھے سات سو صفحات، ٹائپ عمدہ۔ قیمت مجلّد 22/50۔

پتہ:۔ انسٹیٹوٹ آف اسلامک کلچر۔ کلب روڈ لاہور۔

استعمار و ملوکیت کے شکنجہ سے آزاد ہونے کے بعد آج افریقہ بین الاقوامی سیاسیات کے میدان میں جس طنطنہ اور دبدبہ کے ساتھ گامزن ہوا ہے اُس نے امریکہ اور روس جیسی طاقتوں کو اُس کی طرف تشویش کے ساتھ متوجہ کر دیا ہے۔ مبلغینِ مسیحیت کی سرگرمیوں اور کوششوں کی جولانگاہ تو یہ سرزمین عرصۂ دراز سے تھی۔ آزادی کے بعد سے اب اسلام کی تبلیغ واشاعت کا کام بھی وہاں بڑے زور شور سے شروع ہو گیا ہے اور اس حیثیت سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ آج افریقہ عملی طور پر اسلام اور عیسائیت کا سب سے بڑا رزم گاہ ہے۔ بہر حال سیاسی اور مذہبی دونوں حیثیتوں سے ضروری ہے کہ افریقہ کا سنجیدگی کے ساتھ مطالعہ کیا جائے۔ یہ کتاب اسی ضرورت کو پورا کرنے کی ایک کامیاب اور مستحسن کوشش ہے۔ فاضل مصنف برسوں تک افریقہ میں رہے ہیں۔ پھر ان کا مطالعہ بہت وسیع اور قوتِ مشاہدہ تیز ہے۔ اس بنا پر یہ ایک کتاب کیا اسلام کے تعلق سے افریقہ پر ایک انسائیکلو پیڈیا ہے۔ کتاب باون (۵۲) ابواب پر تقسیم ہے جن میں علاقہ وار افریقہ کے ملکوں کی قدیم وجدید تاریخ، اُن کے سیاسی وسماجی حالات اور وہاں کی اسلامی تحریکات وغیرہ